رجسٹرڈ ایل ۵

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

انہ اوی القریہ

الحکم

چھ کوس ہالو گرائی پہاد قادیاں بنی | دو بنی شفا بنی غرض دارالامان بنی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ... (۲) خواص و معاونین سے ... (۳) ہندوستان سے باہر ... (۴) غیر مذاہب والوں سے ... (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ...

نمبر ۴۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شوال ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

تازہ الہام

بُشْرٰی لَہُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ
وَذَکِّرْہُمْ تَذْکِیْرًا

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت حجۃ اللہ علی الارض مع اہل بیت خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔

(۲) حضرت حکیم الامت کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے آجکل آٹھواں پارہ شروع ہے۔

(۳) حضرت مولوی محمد حسن صاحب کی صحت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہو رہی ہے۔

(۴) حقیقۃ الوحی کی ... کثرت سے مانگ آرہی ہے بعض احباب نے شکایت کے خط بھی روانہ کئے ہیں ... بعض کتاب روزانہ چھاپی ... چونکہ فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے عام طور پر اخبار میں جواب شائع کیا جاتا ہے کہ جن خریداروں کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں یا پہنچینگی ان کے نام کتاب شائع ہونے پر بذریعہ قیمت طلب ویلیو ارسال کر دیجاویگی ابھی تک کتاب مکمل نہیں ہوئی۔

اطلاع

اس دقت کو محسوس کرکے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہے صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوٰۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ یا میگزین کا روپیہ ... سوا لنگر کے روپیہ کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے ہر قسم کا چندہ جو قادیان بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہی بھیجیں اور محاسب ... حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کردیگا ... کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ ... روپیہ بھیجنے والا ہر ایک ... خرچ لکھا ہوا ہو ... کتنا روپیہ کس کس مد کے واسطے ہے ... یا اشاعت میگزین یعنی اشاعت اسلام کا روپیہ ہے یا مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے یا کسی جائیداد کی قیمت ہے جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن کو دیگئی ہے یا کسی مکان کا کرایہ ہے یا ... کا محاصل ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ... غرضیکہ پورے طور پر لکھا ہو کیونکہ ہمیں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جس سے محاسب کو کسی قسم کی غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دیجاویں گی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی جس کو باضابطہ رسید دفتر محاسب ... ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی ... کی تحقیق کرے ایسا ہی اگر مطبوعہ رسید میں کسی ... کا اندراج نہ ہو تو ... اطلاع ... وکتابت کرے۔ المشتہر ... محمد علی سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

... یہ ہے کہ رسالہ الوصیت ... کی بابت ... ہے کہ ... چندہ حسب ... بہشتی کی ... اور باقی ... لوازم کی طیاری ... چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے ... وصیت کریں جائیداد کی قیمت ... یا آمد کا دسواں حصہ ... اسکو الگ سمجھنا چاہیئے کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا ہونا ضروری ہے۔

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب غور سے پڑھیں

سالانہ جلسہ کی تقریب آرہی ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ ابھی سے ہم طیاری کریں۔ قادیان کی مقامی جماعت اپنے باہر سے آنیوالے بھائیوں کی خدمت اور ان کیلئے ممکن اور ضروری آسائش کا سامان بہم پہنچانے کی فکر کر رہی ہے اس وقت چند ضروری امور بحیثیت سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان اپنے بیرونی احباب کی خدمت میں پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ (۱) تمام شہروں کی جماعتیں اس امر کا التزام کریں کہ حتی الوسع ہر شہر کی جماعت کو آنیوالے احباب کیساتھ مستورات بھی ہوں تو اس امر کی صراحت کی جاوے کہ اسقدر احباب اپنے بال بچوں سمیت آئینگے تاکہ ان کے آرام کیلئے مناسب انتظام کیا جاوے (نوٹ) چونکہ آنیوالوں کی کثرت ہوگی اس لئے بہتر ہے کہ مستورات ساتھ نہ آویں کیونکہ ایسے موقعہ پر مکانوں کا ملنا مشکل ہوگا۔ (۲) چونکہ سردی کا موسم ہے اور یہاں ہم اسقدر انتظام نہیں کرسکتے کہ رضائیاں اور بسترے بہم پہنچائیں۔ اسلئے ہر بھائی اپنا بستر اور رضائی اپنے ساتھ لائے اور اس امر کو ضروری سمجھ لے۔ (۳) جہاں کوئی باقاعدہ جماعت نہیں ہے وہاں سے جو لوگ آنیوالے ہوں وہ بھی بذریعہ خط اطلاع دیدیں۔ ایسی اطلاعوں سے مہمانوں کی تعداد اور ان کے حسب حال قیام کی جگہ کا انتظام کرنے میں سہولت ہوگی۔ (۴) جس جگہ سے کثیر تعداد احباب کی آنیوالی ہو وہ ایک ایک معتبر آدمی اپنے آنے سے دو روز پہلے قادیان بھیجدیں جو اپنی مقامی جماعت کے متعلق انتظام میں ہمیں مدد دے (۵) سالانہ جلسے کے اخراجات کے لئے ایک کثیر رقم مطلوب ہوگی جو کم از کم ڈیڑھ ہزار بھی چاہیئے۔ اسکا انتظام بہت جلد ہونا چاہیئے (یعقوب علی)

استفسار اور اُن کے جواب

جناب حکیم صاحب - السلام علیکم - ذیل کے سوالات کا جواب بذریعہ الحکم عطا فرما کر مشکور فرماویں -

(۱) حضرت عیسیٰؑ کا صاحب شریعت ہونے کا قرآن سے ثبوت آیات مع ترجمہ کے تحریر کریں تمام سوالات کے اور اگر احادیث بھی ترجمہ کیساتھ ہو -

(۲) اگر حضرت عیسیٰؑ صاحب شریعت نہیں تھے تو ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم کے کیا معنے ہوئے -

(۳) اگر صاحب شریعت نہیں تھے اور انجیل کتاب نہیں تھی بلکہ خوشخبری تھی تو وآتانی الکتاب وجعلنی نبیا کے کیا معنے ہوئے -

(۴) حضرت عیسےٰ کو بچہ ہونے کی حالت میں نبی بنایا گیا تھا اور کتاب ملی تھی یا بڑے ہوکر اگر بڑے ہوکر تو فاشارت الیہ قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا سے تا آتانی الکتاب وجعلنی نبیا کا کیا مطلب ہے -

(۵) مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت کیا قرآن میں بھی ہے کہ صرف احادیث کی بنا پر ہے اگر قرآن میں ہے تو مفصل آیات درج کریں -

(۶) کیا مرزا صاحب نے صرف سر سید احمد خان سے مسئلہ وفات مسیح معلوم کرکے فائدہ اُٹھایا ہے کسی اور کسی اکابر اُمت نے بھی وفات مسیح کا ثبوت دیا اگر دیا ہے تو مفصل تحریر فرماویں مع ترجمہ کے اُن کے کتب سے -

(۷) آجکل نیچری اخباروں نے بہت زور اُٹھایا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ سر سید احمد خان سے سُنکر مرزا صاحب نے فائدہ اُٹھاکر سر سید کو گمراہ بنایا ہے اس کا مفصل جواب تحریر کریں کیا سر سید احمد نے فیلو وغیرہ کو کہیں لکھے ہیں -

(۸) حضرت مسیح کو خدا بنانے والے بخشے جاسکتے ہیں نقل درکار ہے - خاکسار سراج احمد از لاہور -

الجواب

وعلیکم السلام - س۱ حضرت عیسےٰؑ کے صاحب شریعت نہ ہونے کا کیا ثبوت ہے -

ج ثبوت اثبات کا ہوتا ہے نہ نفی کا -

دوسرا وہ کتاب جو اُن پر نازل ہوئی جس میں شریعت کے احکام ہیں کہاں ہے -

تیسرا یہودی لوگ جنہوں نے مسیح کو خدا بنا رکھا ہے اگر کوئی کتاب مشتمل شریعت ہوتی تو کس قدر مغرور ہوتے وہ تو اب بھی دعوےٰ کرتے ہیں کہ وہ خود خدا تھا اس کو شریعت کی کیا ضرورت اور شریعت لعنت ہے وہ تو ہمیں اس لعنت سے چھڑانے کے لئے آیا ہے -

چوتھا جو موجودہ اناجیل ہیں اور متی اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کی تصنیف ہیں ان میں بھی احکام شریعت کوئی نہیں -

پانچواں مسیحؑ شریعت موسوی کے آخری مجدد تھے اور شریعت محمدی کے مبشر چنانچہ موجودہ اناجیل میں لکھا ہے یہ خیال مت کرو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان و زمین ٹل جاویں ایک نقطہ یا ایک شعشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو (جسکا ذکر اعمال ۲۲/۱۹ اور استثنا ۱۸/۱۸ میں ہے) متی ۱۸/۵

تب یسوع لوگوں اور اپنے شاگردوں سے کہنے لگا کہ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں اس لئے جو کچھ وے تمہیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ لیکن ان کے سے کام نہ کرو متی ۲۳

یسوع نے جلیل میں آکے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کی مرقس ۱/۱۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت مسیح کا نام مبشر رکھا ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۲۸/۹ میں (عیسیٰ) بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو بعد میرے آئیگا جسکا نام (مبارک) احمد ہے

چھٹا موجودہ اناجیل مسیح کے بعد لوگوں نے بطور تواریخ تصنیف کیں چنانچہ لوقا کہتا ہے چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کرکے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس بہ ترتیب لکھوں لوقا ۱/۳ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی اور فضل یسوع مسیح سے یوحنا ۱/۱۷ پس صاحب شریعت ہونا تو بجای خود صاحب کتاب ہونا بھی ان اناجیل سے ثابت نہیں ہوتا -

ساتواں قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کتاب جس میں شریعت جدید ہو بعد موسیٰؑ سوائے قرآن مجید کے نازل نہیں ہوئے جیسے قالوا یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ ۲۶/۴ کہا ان (جنوں) نے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سُنی ہے جو بعد موسےٰ کے نازل ہوئی -

س۲ اگر صاحب شریعت نہ تھے تو ولاحل لکم کے کیا معنے ج۲ اس کے معنے اللہ تعالیٰ نے خود کر دیئے جیسے فرمایا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ ۹/۱ یعنی یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنالیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کے یعنے حلال کو حرام کہیں تو وہ حرام سمجھتے وبالعکس تفسیر کبیر صفحہ ۲۶۴ دوسرا بعض کھانے ان میں قومی تھیں جیسے اونٹ اور اس کا گوشت جس کو حضرت یعقوبؑ نے بسبب بیماری عرق النسا کے بطور پرہیز ترک کیا بعدہٗ بطور قومی یادگار حرام سمجھے گئے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علےٰ نفسہ من قبل ان تنزل التوراۃ ۴/۱ یعنے تمام اشیائے خوردنی جو اب اہل اسلام پر حلال ہیں بنی اسرائیل پر بھی حلال تھیں ہاں جو حضرت یعقوب نے اپنی جان پر قبل نزول توراۃ خود حرام کیں مگر یہاں یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے بھی ان اشیا کو ان پر حرام کیا تھا - تیسرے وہ چیزیں تھیں جو بسبب بعض اُن کی شرارتوں کے وقتی اور مقامی طور پر چند روز کے لئے مصلحتاً انکی استعمال سے وہ محروم کی گئی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من البقر والغنم حرمنا علیھم شحومھما .... ذلک جزینٰھم ببغیھم ۵/۸ یعنے گائے اور غنم کی چربی ہم نے ان (بنی اسرائیل) پر حرام کر دی تھی ان کی بغاوت کے سبب - جب انھوں نے موسیٰؑ کو کہا کہ ارض مقدس میں جبار ہیں تو اور تیرا رب جاکر لڑو اسیران کو چالیس سال جنگل میں رہنے کا حکم ہوا - خیمہ زین وغیرہ اشیائے چرمی کو چرب کرنیکے لئے اس چربی کا کھانا منع فرمایا ورنہ اصل میں یہ اشیا حلال تھیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم ۶/۲ یعنے یہود کے شرارتوں کے سبب ان کو عمدہ عمدہ حلال اشیا کے کھانے سے ہم نے محروم کر دیا - ایسے زمانی احکام اسلام میں بھی ہیں جیسے ابتدا میں صبر کا حکم تھا جب کفار کا ظلم حد سے بڑھ گیا مدافعت کے لئے اور امن قائم رکھنے کے لئے جنگ کی اجازت ہوگئی چونکہ سلطنت یہود ان کے بیفرمانیوں کے سبب زایل ہو چکی تھی تو فرمایا میری فرمانبرداری سے وہ پھر حلال ہو جائینگی چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی اور عیسائی سلطنت آجتک موجود ہے - فی الواقع کوئی چیز ایسی قطعی توراۃ میں حرام ہو اور مسیح نے حلال کر دی ہو یہ نسخ ہے اور متی ۱۷/۵ میں نسخ سے انکار ہے جسکا حوالہ سوال ۵ میں گذرا - خلاصہ یہ کہ جو اشیا تمہارے مولویوں مشایخ نے حرام کئے یا بطور قومی یادگار تم نے ان کو حرام بنا رکھا ہے یا بسبب تمہاری شرارت کے مصلحتاً چند روز کے لئے تم ان کی استعمال سے محروم کئے گئے یا بسبب بیفرمانیوں کے تمہاری سلطنت زایل ہو گئی حلال کر دوں گا -

س۳ اگر صاحب شریعت نہ تھے اور انجیل کتاب نہ تھی تو آتانی الکتاب وجعلنی نبیا کے کیا معنے ج آتانی الکتاب کے یہی معنے تو ضرور نہیں کہ میرے پر کتاب نازل ہوئی بلکہ اسکے معنے یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ فہم کتاب عطا کیا جیسے الذین آتینٰھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ ۱/۱۴ یعنے جن کو ہم نے فہم کتاب عطا کیا وہی اسکے پڑھنے کا حق ادا کرتے ہیں بلکہ اوتوا الکتاب کا لفظ یہود پر قرآن مجید میں بکثرت بولا گیا اور ان میں خواندہ و ناخواندہ شامل ہیں بلکہ آتینٰھم الکتاب بھی موجود ہے جس میں سب شامل ہیں -

چوتھا کتاب کے ملنے سے شریعت کا ملنا لازمی نہیں دیکھو عہد عتیق میں چالیس نبیوں کی کتابیں ہیں کیا وہ سارے صاحب شریعت ہی تھے -

پانچواں وجعلنی نبیا سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ صاحب شریعت بھی ضرور ہو کہ نبی کے معنے ہیں پیشگوئی کرنے والا سو اسکا صاحب شریعت ہونا ضروری نہیں پس اس آیت شریف کے معنے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجھ علم توراۃ عطا فرمایا اور مجھ پیشگوئی کرنے والا نبایا چنانچہ آسمان کی بادشاہت (اسلام) کی خوشخبری اور مسیح موعود کی خوشخبری جیسے اعمال ۲۲/۱۹ بیان کرتے رہے جو موجودہ اناجیل کا خلاصہ ہے ہاں کچھ زمانی اور مقامی اخلاق بھی ہیں جن پر بعد اس کے نہ کبھی کوئی عمل کر سکا نہ کر سکتا ہے جیسے ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری آگے رکھنا -

س۴ حضرت عیسےٰ کو بچہ ہونے کی حالت میں نبی بنایا گیا تھا اور کتاب ملی تھی یا بڑے ہوکر اگر بڑے ہوکر ملی تھی تو فاشارت الیہ سے وجعلنی نبیا تک کا کیا مطلب ہے -

ج پوری آیت اس طرح ہے فاتت بہ قومھا تحملہ قالوا یا مریم لقد جئت شیئا فریا یا اخت ھارون ما کان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیا فاشارت الیہ قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا قال انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا ۱۶/۲ یعنے حضرت مریم حضرت مسیح کو اپنی قوم میں لائے سوار کر کر وہ بولے اے مریم تو ایک بہتان لائی - اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی سو حضرت مریم نے حضرت مسیح کی طرف اشارہ کیا یعنے اس سے پوچھو وہ بولے

...جو جھولے میں جھولتا تھا ... یعنے ہماری عظمت اور شان ... ہے کہ اس سے گفتگو کریں۔ مسیح بولا میں بے شک اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب تورات کا علم عطا کیا ہے بلکہ مجھے نبی بھی بنا دیا ہے غرض مدار اعتراض ہے لفظ تحملہ پر اور اس کے معنے کئے گئے ہیں گود میں اُٹھائے ہوئے لائی۔ اور کان فی المھد صبیا پر اسکے معنے کئے گئے ہیں جو مہد میں بچہ ہے مگر تحملہ کے معنے سوار کر کے لانے کے بھی ہیں جیسے ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ ۱۰/۱۸ یعنے نہ اُن لوگوں پر الزام ہے جو تیرے پاس آتے ہیں تاکہ تو ان کو سوار کرے مگر تو نے کہا کہ میرے پاس تو سواری کوئی نہیں جس پر میں تم کو سوار کروں۔ اب دونوں معنوں میں جو معنے سنت اللہ کے خلاف نہ ہوں اور قرآن و تواریخ اُس کی تائید کریں وہ راجح ہونگے۔ پس بچپن میں کسی کو نبوت ملنا سنت اللہ کے خلاف ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما بلغ اشدہ آتیناہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین ۱۲/۲۲ جب یوسف علیہ السلام اپنی مضبوطی کو پہنچ گئے تو ہم نے ان کو دیدی نبوت اور اعلیٰ درجہ کا علم یعنے علم الکتاب اور ہم تمام نبیوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ دوسرا ولما بلغ اشدہ واستوی اتیناہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین ۲۰/۱۵ یہ موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا اور وہی سنت اللہ یہاں بھی ذکر فرمائی۔ اور اشدہ کے معنے قرآن مجید نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں۔ ولما بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ ۲۶/۱ جب وہ مضبوطی کی عمر یعنے چالیس سال کو پہنچا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ نبوت ملنے کی عمر اللہ ... چالیس سال ہی ہے۔ لوقا نے بھی اپنا تخمینہ ... لکھا ہے وہ لکھتا ہے۔ یسوع آپ برس تیس کا ہوا جب شروع کیا ۳/۲۳ سو لوقا اول تو تخمیناً بیان کرتا ہے جو کمزور ہے۔ دوئم سنی سنائی بات بیان کرتا ہے جس سے اور بھی کمزوری پائی جاتی ہے اس سے قرآن کریم ... جو سنت اللہ بیان ہوئی اُسی کی تائید ہوتی ہے اگر اشدہ کے معنے بلوغت بھی فرض کئے جاویں تاہم مہد کا زمانہ بہرحال نہیں رہتا۔ دوسرا بچپن میں نبوت اور کتاب کا ملنا ایک فضیلت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ملی جو افضل الانبیاء ہیں۔ تیسرا اگر ان کو بچپن میں نبوت ملتی

تو یہ ایک عظیم الشان اعجوبہ تھا اس زمانہ کے تمام مورخین ورقوں کے ورق سیاہ کر دیتے خصوصاً خدا بنانے والے تو خدا جانے کیا کیا اندھیر ڈھاتے اور مہد میں تبلیغ کرنا نماز زکوٰۃ ادا کرنا خدائی کا کرشمہ بتاتے کیونکہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز و زکوٰۃ اُسی وقت فرض ہو گئی تھی۔ چوتھا ایسے اعجوبہ دیکھنے کے لئے جو اپنی نظیر آپ ہی تھا دور دور سے لوگ آتے اور بچپن میں ہی ہزاروں کیا لاکھوں یہود مرید بن جاتے خصوصاً اس ملک میں تو کوئی بھی دشمن نہ رہتا۔ مہد کا بچہ نماز زکوٰۃ ادا کرے تبلیغ کرے کیا یہ کم تعجب انگیز امر ہے کہ پوشیدہ رہ سکتا بلکہ قوم تو اس کو دیکھ کر شیئاً فریاً کہہ اٹھے اور اس کی والدہ کو کہا کہ تو کسی رنڈی کے بیٹے تو نہ تھے جو ایسا کام کیا۔ پانچواں قوم میں لانا تواریخ کے بھی خلاف ہے اور عقل کے بھی۔ الف خود یہی آیت شریف بتلاتی ہے کہ فاتت بہ قومھا۔ وہ اس کو اپنی قوم کے پاس لائے اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ بیت المقدس میں نہ تھی کسی اور جگہ میں تھی ورنہ اس کا لانا اپنی قوم کے پاس چہ معنے دارد کیونکہ حضرت مریم مسجد میں ہی رہتی تھیں جیسے قرآن مجید سے ثابت ہے فلما دخل علیہا زکریا المحراب ۳/۱۲ یعنے جب کبھی ذکریا اس (مریم) پاس محراب میں جاتے۔ اور قوم وہاں۔ وقت موجود تھی خصوصاً خدام مسجد ب۲ اس کا بیٹا پیدا ہونا بظاہر کوئی خوشی کی بات نہ تھی کہ تولد ہوتے ہی قوم کے پاس لاتے بلکہ یہ تو وہی بیٹا ہے جس کی ولادت کے وقت کہا تھا ہائے میں مر کیوں نہ گئی اور بھولی بسری ہو جاتی جس قوم نے اسکو شیئاً فریاً کہا ہے کیا اس قوم کے نزدیک یہ بچہ کوئی تحفہ یا عمدہ چیز تھی کہ تولد ہوتے ہی قوم کے پاس لائے۔ ج فاتت بہ قومھا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعد ولادت بچہ کو کچھ عرصہ بعد لائے کیونکہ حرف فا عموماً تعقیب کے لئے ہوتا ہے۔ فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا ۱۶/۲ یعنے بعد حمل وہ کسی دور مکان میں چلے گئے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعد حمل وہ بیت المقدس میں نہیں رہیں اور یہ جانا وضع حمل کے لئے نہ تھا کیونکہ فاجاءھا المخاض میں بھی حرف فا ہے جو تعقیب کے لئے ہے یعنے دور چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ گذار کر اس کو درد زہ ہوا۔ و نیز اگر وہ

بیت المقدس میں تھے تو اس کو کیا ضرورت تھی کہ اپنا مکان چھوڑ کر جو پردہ دار ہوتا ہی درخت کھجور کے نیچے جو عموماً بے پردہ ہوتا ہے تولد کے لئے جاتے۔ حال آنکہ بیت المقدس کی مسجد وہ مسجد تھی جسکے بنانے میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد آدمیوں نے تیرہ سال کام کیا کیا اس میں کوئی حجرہ نہ تھا۔ و نیز وہ تمام بنی اسرائیل کا قبلہ تھا جہاں ہزارہا تجاریوں کی ہر روز آمد و رفت تھی کیا وہاں کوئی مکان علیحدہ نہ تھا و نیز خود یہ مریم مسجد کی خادمہ تھی اور اسکے رہنے کا مکان علیحدہ تھا جیسا قرآن مجید سے ثابت ہے بلفظ المحراب کے ساتھ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت کھجور کسی اور جگہ کا ہے ... اس کو الہام ہوا کہ کھجور کو ہلا کر کھجوریں کر بنگی پانی سے ملا کر کھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تنہائی ہے اور سفر ہے کیونکہ وہاں کوئی اتنا آدمی بھی نہیں کہ اُس کو درخت سے کھجوریں اُتار کر پانی میں بھگو کر کھلائے۔ مسجد میں تو کئی آدمی خدمت کے لئے موجود ہوتے ہیں ۶ جب وہ مسجد میں ۹ ماہ رہی تو ۹ ماہ تک حمل کیونکر چھپ سکتا ہے تاکہ وقت وضع اس کو پردہ میں چھپانے کی ضرورت پڑتی۔ ز جب الہام الٰہی نے اُس کو بتلا دیا تھا تو پھر اس کو وضع حمل تک چھپانے کی کیا ضرورت ح جب کہ حمل ۹ ماہ تک مسجد میں موجود رہا اور مشہور ہو گیا تو اب اس کو کس بات کی شرمندگی تھی کہ اُس نے کہا ہائے میں مر جاتی یا لیتنی ... ہو جاتی۔ ط شیئاً فریاً بھی وقت شہرت حمل کہنا تھا اگر وہ وہاں موجود تھی بعد تولد کیوں کہا گیا کیونکہ وقت حمل ہی علم ہو جانا چاہیئے تھا ی فاما ترین من البشر ۱۶/۵ یعنے اگر تو کسی آدمی کو دیکھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وضع حمل کسی ایسی جگہ ہو جہاں آدمی بکثرت موجود نہ تھے۔ ک قد جعل ربک تحتک سریا ۱۶/۱ تیرے رب نے نہر ... پہلے سے ہی چشمہ جاری کر رکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شہری مکان نہیں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں درخت ہو رہیں اور نہریں جاری ہیں ل اگر روز ولادت جیسے عموماً مشہور ہے وہ قوم کے پاس لے جاتے تو مسیح علیہ السلام والسلام علی یوم ولدت ... کے بجائے والسلام علی الیوم عند الولادۃ ... بلکہ ولدت ماضی کا زمانہ بتلا رہا ہے ... والسلام علی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ولادت کا وقت اس بچہ کیلئے

زیادہ خطرناک تھا اور وہ سفر ... بے کسی اور بے بسی اور تنہائی تھی جو لازم سفر ہے ... اس زمانہ کے تواریخ بالاتفاق ولادت مسیح بیت لحم میں بیان کرتی ہے متی ۱/۲ لوقا ۲ ہیرودوس کے مرنے تک مصر میں رہے متی ۲/۱۵ پھر ناصرت میں متی ۲/۲۳ ناصرت (جلیل) سے آکر یوحنا سے بپتسمہ پایا مرقس ۱/۹ جلیل (ناصرت) میں حاملہ ہوئی لوقا ۱/۲۶ یوسف مع مریم اسم نویسی کے لئے بیت لحم کو گیا لوقا ۲/۴ وہاں اپنا پلوٹھا بیٹا ... کہ سرائے میں جگہ نہ ملے لوقا ۲/۷ اسے (یسوع کو) اُستادوں کے بیچ بیٹھے ہوئے اُن کی سُنتے اور اُن سے سوال کرتے پایا لوقا ۲/۴۶ یسوع آپ برس تیس ایک کا ہوا جب شروع کیا لوقا ۳/۲۳ تب یسوع جلیل سے یردن کے کنارہ یوحنا کے پاس آیا اور بپتسمہ لیا اور چالیس روز شیطان سے آزمایا گیا اور یوحنا کی گرفتاری کے بعد منادی شروع کی متی ۳/۱۳ پس قرآن مجید اور تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مریم صدیقہ حضرت مسیح کو روز ولادت یا بچپن میں بیت المقدس نہیں لے گئیں بلکہ اُن کی ولادت بیت لحم میں کسی سرائے کے خارج درخت کھجور کے نیچے (بسبب جگہ نہ ملنے کے سرائے میں) - جہاں نہر جاری اور کھجور کے درخت لگے ہوئے تھے اور گو ربز بیت المقدس کے خوف سے جبتک زندہ رہا حضرت مسیح کو بیت المقدس نہیں لے گئے۔

دوسرا مدار اعتراض ہے کان فی المھد صبیا پر سو کان ماضی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت گفتگو بچپن کا زمانہ گذر چکا ہے اگر وہ اس وقت بچہ ہوتا تو بجائے لفظ من کان کے من ہو فی المھد صبیا کہتے حال آنکہ ایسا نہیں کہا اُس کے معنے ہیں جو مہد میں بچہ تھا دوئم مفردات راغب جلد اول ص۵۳ ۲ میں ہے صبا فلان نزع (عن شی) واشتاق (الی شی) اخرا وفعل فعل الصبیان یعنے صبا کے معنے ہیں جو ایک کام کو چھوڑ کر دوسرے کام کا شوق کرے اور بچوں کا سا کام کرے مسیح نے بھی ان کا مروجہ طریق اور مسایل ناجائز کو ترک کیا اور تجدید مذہب کی (جو اُن کے نزدیک بچوں کا کھیل اور ہنسی کی بات تھی) اور یہ ہنسی کل انبیا کے ساتھ ہوتی رہی انما نحن مستھزءون ہی کہتے رہے تب ہی اس کا نتیجہ حاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون ہوتا رہا۔ یہاں یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا کہ حضرت

یحیی کو نبوت بچپن میں ملی اس لئے کہ آتیناہ الحکم صبیا و حنانا ۱۶/۴ کے معنے ہیں ہم نے اس کو نبوت اس لئے دی کہ وہ سردار تھا اور قوم کا ہمدرد۔ صبیا کے معنے ہیں سردار کیونکہ دوسری جگہ قرآن مجید میں بجائے صبیا کے لفظ سیدا و حصورا آیا ہے۔ صبی طفل ... و مہتر و گرامی و رئیس قوم منتہی الارب کیونکہ منصب نبوت قابل کو نہیں دیا جاتا اور حضرت یحیی حضرت ذکریا کے بیٹے تھے جو ہیکل کا مالک اور کریم ابن الکریم تھا۔ الصبی رأس القوم۔ صبی الیہا۔ حنا قاموس اس طرح حنانا تفسیر ہوئی صبیا کی اور واؤ تفسیری یعنے چونکہ حضرت یحیی سردار تھے اور قومی ہمدردی اُن کو بہت تھی ہم نے ان کو نبی بنا دیا۔ تیسرا مدار اعتراض فاشارت الیہ ہے مگر صرف اشارہ کے سبب اعتراض پیدا نہیں ہوسکتا۔ کیا سوائے بچہ کے کسی اور کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا بچوں جوانوں بوڑھوں سب کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے۔ چوتھا مدار اعتراض ہے شیئا فریا مگر یہ بھی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ جب اُن کو علم ہوا تب انھوں نے شیئا فریا کہدیا یہ اعتراض کی خوب تائید کرسکتا ہے کہ جب یہ بات ثابت ہو جاوے کہ اُن کو بچپن میں ہی وصلے گئے اور انھوں نے دیکھکر شیئا فریا کہدیا۔ شیئا فریا یعنے امر عظیم۔ اگر بچہ ان کے ہاں پیدا ہوتا تو یہ لفظ ایام حمل میں ہی ہزارہا دفعہ وہ کہہ چکے ہوتے و نیز تحملہ کے معنے میں ثابت ہو چکا کہ مسیح اُس وقت بچہ نہ تھا پس فریا بمعنے افتری ا ... بانو اس لئے انھوں نے کہدیا کہ حضرت مسیح کی ولادت بن باپ مشہور ہو چکی تھی اور ان کو اب بھی مریم کے ساتھ بعد مدت گفتگو کا موقع ہوا یا اس لئے کہ حضرت کی سخت زبانی (سانپ اور سانپوں کے بچے بد اور حرامکار) سُنکر بمقابلہ ان کے الفاظ اُستاد اور نیک اُستاد اور خداوند کے باوجودیکہ وہ لوگ بڑے بڑے اُمرا و فضلا علما مشائخ بھی تھے شیئا فریا کہدیا ہو کہ نیکوں کی اولاد ایسے نہیں ہوا کرتی یا اس لئے کہ تعلیم حضرت مسیح اُن کے رسوم و عادات کے خلاف تھی جیسے قاعدہ ہے کہ کل انبیا بما لا تہوی انفسکم ہی آیا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تمام لوگ ان کے مخالف ہو جاتے ہیں اور نبی کو مفتری اور کذاب اور مجنون اور ساحر کہا کرتے ہیں انھوں نے بھی کہدیا ہوگا جیسے قالوا یا صالح قد کنت فینا مرجوا ۱۲/۵ یعنے اے صالح تو تو ہم میں ایک ہونہار آدمی تھا۔ انک لانت الحلیم الرشید ۱۲/۸ تو کیا ڈرنا اور بھلا

بس تھا۔ انا لنراک فی ضلال مبین ۸/۱۵ یعنے اے نوح ... تو تو اب گمراہ ہو گیا انا لنراک فی سفاہة ۸/۱۶ یعنے اے ہود تو کیسی ہوئی عقل کی باتیں اب کرنے لگ گیا حالانکہ تو دانا تھا۔ آجکل ہمارے مخالفوں کی بدزبانی کی حد ہو گئی ہے لہذا ابھی زیادہ ثبوت دینے کی ضرورت بھی نہیں ہے غرض ان آیات سے حضرت مسیح کو بچپن میں نبوت کا ملنا ثابت نہیں ہوتا۔ اور امور خلاف معمول کے لئے ثبوت بین قطعی الدلالت کا ہونا ضروری ہے ایسے امور کے لئے قرائن والفاظ ذوالوجوہ قابل اعتبار نہیں ہوسکتے ہاں بعد ثبوت کامل قرائن موید ہو جاتے ہیں و نیز تحملہ سے معلوم ہوتا ہے (اگر معنے گود میں اٹھانے کے لئے جاویں) کہ بچہ گود میں تھا نہ مہد میں تو ان کو بجائے فی المہد کے فی الحجر کہنا چاہئے تھا اگر مہد کے معنے مجازاً گود لئے جاویں تو پھر [illegible] چھوڑ کر مجاز کیوں ... [illegible] جاوے۔

س۵ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت کیا قرآن میں بھی ہے۔

ج۔ ثبوت تو قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ آپ کو کوئی کس طرح سمجھائے کسی اندھے کا علاج تو ہو سکتا ہے مگر جو [illegible] نسخہ باوجود موجودگی آنکھ کے نہ دیکھے اُس کا علاج کس طرح ہو سکے۔ آپ اپنے خطوط میں ہمیشہ لکھتے ہیں الحکم میں شایع کردو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ الحکم ضرور پڑھتے ہیں مگر افسوس کہ صرف شنشاہی الحل ۶ ... میں میری طرف سے مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت الحکم ۳۱ جنوری ۶ - ۱۷ فروری ۶ - ۱۷ اپریل ۶ - ۲۴ اپریل ۶ - اخبار بدر ۲۴ مئی ۶ - الحکم ۲۴ مئی ۶ [illegible] دیا گیا باوجود اس قدر ثبوت کے پھر آپ پوچھتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھی کوئی ثبوت ہے اب آپ کو سوائے دعا کے اور کیا جواب دیا جاوے مومن کے لئے ایک آیت قرآنی بھی کافی ثبوت ہے فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یومنون جیسے اللہ تعالی فرماتا ہے تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم و قلوبہم الی ذکر اللہ ۲۳/۱۷ یعنے جن کو خدا کا خوف ہو ... اُس کے سننے سے اُن کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے چمڑے اور دل نرم ہو جاتے ہیں ذکر [illegible] قبول کرنے [illegible] انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت

قلوبہم و اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا۔ یعنے مومن وہ ہوتے ہیں کہ جب ذکر الہی کیا جاوے اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالی کی آیات انپر پڑھی جاویں اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ بہر حال آپ اخبار الحکم کو حوالجات صدر دوبارہ غور سے پڑھیں تاکہ اگر اللہ تعالی اپنے فضل سے چاہے تو آپ پر سکینہ نازل فرمائے اور اگر آپ کو حضرت مسیح موعود کے معاملہ میں کوئی خاص بات کھٹکتی ہے تو اُس سے اطلاع دیں تاکہ اللہ تعالی کے فضل اور توفیق سے اُس کے ازالہ میں کوشش کی جاوے وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔ کیونکہ انسان عالم الغیب نہیں اور نہ علیم بذات الصدور ہے جب تک خاص آپ کے دل کا کھٹکا معلوم نہ ہو فقیر کیا کہہ سکتا ہے۔

س۶ کیا مرزا صاحب نے صرف سر سید احمد خان سے مسئلہ وفات معلوم کرکے فائدہ اُٹھایا ہے یا کسی اور نے بھی اکابر امت سے ثبوت وفات مسیح دیا ہے اور وہ کیا ہے۔

ج۔ ہرگز ہرگز سر سید سے حضرت نے مسئلہ وفات مسیح کو نہیں لیا اور سر سید نے لکھا ہی کیا ہے اور ثبوت ہی کیا دیا جہاں تائید الہی کام کرے وہاں سر سید کی کیا پرواہ ہے بلکہ حضرت نے سر سید کی تفسیر کو دیکھا بھی نہیں اور یہ میری رویت کی شہادت بلکہ یہ تفسیر حضرت کے پاس بھی نہیں اگر فرض کر لیا جاوے کہ سر سید سے وفات کا مسئلہ سُنا اور اُس کو جائز رکھا تو اس میں قباحت ہی کیا ہے انبیا اصلاح کے لئے آتے ہیں جو اصلاح پیشتر موجود ہو اُس کو رہنے دیتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے ما ننسخ من آیة او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ۱/۱۳ یعنے اگر ہم کوئی مسئلہ بدل دیتے ہیں یا کسی مسئلہ کو چھوڑ دیتے ہیں یعنے اپنے حال پر رہنے دیتے ہیں تو اُس کے عوض اُس سے بہتر یا اُس کی مثل لاتے ہیں جیسے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم ۲/۷ یعنے [illegible] اس مسئلہ کو اگلوں [illegible] [illegible] اسی طرح [illegible] [illegible] واذا بدلنا آیة مکان آیة واللہ اعلم بما ینزل [illegible] قالوا انما انت مفتر [illegible] یعنے جب ہم لاتے [illegible]

سمجھے گئے ہیں مسئلہ کے جو [illegible] اللہ تعالی خوب جانتا ہے جس مسئلہ کو [illegible] رہا ہے تو کافروں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری کہدیا جیسے آجکل وفات مسیح کے مسئلہ پر کس قدر دنیا نے فساد کیا اور مسایل حقہ قایم رکھے جاتے ہیں کہ وہ من عند اللہ ہوتے ہیں اور وہ سنت اللہ اور کلمات اللہ ہوتے جو کبھی بھی نہیں بدلتے جیسے لا تبدیل لکلمات اللہ ۱۱/۱۲ ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا ولن تجد لسنت اللہ تحویلا ۲۲/۱۷ یعنے خدا کی باتیں نہیں بدلا کرتیں کیونکہ وہ تو سنت اللہ ہوتی ہیں اور سنت اللہ کبھی بھی نہیں بدلتی۔ اللہ تعالی ایک اور جگہ اس کی زیادہ تفصیل بیان فرماتا ہے۔ وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب و مہیمنا علیہ ۶/۱۱ یعنے ہم نے تیری طرف اس کتاب کو اتارا ضرورت حقہ کے ساتھ وہ تصدیق کرتا ہے اُس کتاب کی جو اُس کے سامنے ہے یعنے اُس کی تمام خوبیوں کی تصدیق کرتا ہے اور ان کو اپنے دفتر (قرآن مجید) میں داخل کر دیتا ہے اور حفاظت کرتا ہے اور ردی کو ردی کر دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالی عباد اللہ کی تعریف میں فرماتا ہے الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ۲۳/۱۶ یعنے عباد الرحمن وہ ہیں جو باتیں سُنکر عمدہ کو مان لیتے ہیں بھلا آپ ہی فرماویں اگر آپ کسی عیسائی یا آریہ سے مذمت شراب سُن لیں تو اُس کو نہ مانینگے یا یہ سمجھینگے کہ قرآن مجید میں حرمت شراب اس لئے ہے کہ مذہب ہنود و عیسائی اسلام سے پہلے تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سُنکر قرآن مجید میں لکھدیا نعوذ باللہ۔ غرض حضرت امام ہمام علیہ الصلوة والسلام نے مسئلہ وفات مسیح رحمہ اللہ سے لیا اگر سر سید سے بھی لیتے تو حرج نہ تھا کہ تمام ماموروں کا یہی کام ہے کہ باطل کو باطل کرتے حق کو قایم رکھتے اور اسی واسطے مبعوث ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب قرآن مجید نے مسایل باطلہ کی تبدیل و تنسیخ شروع کی تو کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری کہا چنانچہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر فرمایا واذا بدلنا آیة مکان آیة واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر ۱۴/۲۰ یعنے جب ہم لاتے کوئی سچا مسئلہ کسی باطل مسئلہ کے بدلے اور دور کرنے کے لئے حالانکہ اللہ تعالی خوب جانتا ہے جس مسئلہ کو وہ نازل کرتا ہے تو کافروں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری

کہ دیا ... کلمات اللہ کبھی نہیں بدلا کرتے خواہ کسی زمانہ ہی میں نازل ہوئے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سنت اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا ۲۲/۱ لا تبدیل لکلمات اللہ ۱۱/۱ یعنے سنت اللہ کبھی نہیں بدلتی اور یہی قانون دائمی اللہ تعالیٰ کا ہے کیونکہ سنت اللہ یعنے احکام الٰہی کلمات اللہ ہیں اور کلمات اللہ نہیں بدلا کرتے۔

دوسرا حصہ سوال کا یہ ہے کہ اکابران اُمت میں بھی کسی نے وفات مسیح کا ثبوت دیا ہے یہ سوال پہلے حصہ سے بھی زیادہ بودا ہے ایسا سوال کرنا مومن کا کام نہیں کہ کفار کہتے تھے ما سمعنا بہذا فی اباءنا الاولین ۱۸/۲ یعنے یہ بات اباؤاجداد سے کبھی نہیں سُنی۔ کیا جو بات پہلے کسی سے نہ سُنی ہو۔ یا کسی نے نہ لکھی ہو وہ قابل پذیرائی نہیں ہوتی اس طرح عیسائی یہود ہندو وغیرہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی سچائی نہ ہمارے کسی بزرگ نے لکھی ہے نہ کسی پنڈت پادری نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہود کا یقین تھا کہ بنی اسرائیل سے آئینگے اور عیسائیوں کا یقین تھا کہ مسیح خود خدا آچکا اب کوئی رسول نہیں آئیگا تو کیا یہود و عیسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ماننے میں حق پر تھے یا کم سے کم معذور تھے کیونکہ ان کے نزدیک ان کے اکابر امت میں سے کسی نے کسی رسول کا ہونا یا بنی اسماعیل سے ہونا نہیں لکھا تھا اب میں آپ کو کسی قدر ثبوت وفات مسیح بھی لکھتا ہوں اور اس کا استیفا حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریراً و تقریراً اس قدر کیا ہے کہ میری یہ مختصر تحریر اس کے عشر عشیر کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ سب سے اول اللہ اکبر کبیر نے وفات مسیح کا ثبوت دیا ہے۔

(۱) یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۳/۱۴ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا پھر وفات بھی وہ وفات ہوگی جس سے رفع ارواح علیین کو ہوتی ہے یعنی صلیب سے تجھے بچا لونگا اور جو اعتراض تیرے پر یہود کرتے ہیں پاک کرینگے اس سے بھی میں تیری تطہیر کرونگا اور علامت ان وعدوں کے ایفا کی یہ ہوگی کہ تیرے منکرین (یہود) پر تیری تابع ... عیسائی قیامت تک سلطنت کرینگے چنانچہ تیسری صدی عیسوی میں ... سے سلطنت عیسوی اور زمانہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلطنت اسلام شروع ہو گئے جو آجتک دونوں موجود ہیں

اور یہود ان کے ماتحت ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ وفات مسیح جس سے ان کا روح آسمان پر اُٹھایا گیا تیسری صدی عیسوی سے پہلے ہو چکی ہے توفی کے لفظ کی تحقیقات کے لئے دیکھو ازالہ اوہام ۲۴ دفعہ لفظ توفی قرآن مجید میں قبض روح کے لئے آیا ہے اور سوائے اسکے کسی اور معنے میں نہیں آیا۔

. . . .

. . . . . ۲۔ وجیہاً فی الدنیا والاخرۃ ۳/۱۴ یعنے دنیا اور آخرۃ میں بڑا وجاہت والا ہوگا جس زندگی کا ذکر انا جیل میں ہے اور جس کا خاتمہ بظاہر صلیب پر ہوا اُس کی وجاہت تو یہی تھی کہ لوگ سنگسار کرنے لگتے یا گرفتار کرنے لگتے تو وہ بھاگ جاتے اور کہتے تھے کہ ابن آدم کے لئے سر رکھنے کی بھی جگہ نہیں۔ اگر صلیب سے اُتر کر کسی دوسری جگہ عزت نہیں پائی تو وہ وجاہت کب ملیگی اگر کہیں کہ پھر آکر عزت پائینگے تو موجودہ لوگوں کو اس وجاہت کے دعوے کا کیا ثبوت دیا جاویگا اور بعد اس کے ہے و من المقربین یعنے با وجود وجاہت مقربین سے ہوگا اب یہود کو مثلاً کس طرح مقرب ہونے کا ثبوت دیا جاوے اگر زندہ آسمان پر چڑھنا مانا جاوے کہ اُن کا دعوے ہے استثنا ۱۸/۲۱ کے مطابق وہ جھوٹا نبی تھا استثنا ۲۱ کے مطابق ملعون تھا کہ ... ہوا۔ پس سچی بات یہی ہے کہ بموجب یونس والی پیشگوئی کے مسیح زندہ صلیب سے اُترا زندہ قبر میں رہا۔ زندہ قبر سے نکلکر ... ہوئی بھیڑوں کی کابل و کشمیر میں ہدایت کرتا کشمیر میں فوت ہوا اور بسبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنے بڑا سیاح بھی، چنانچہ سرحد پشاور پر عیسیٰ خیل و عیسیٰ زئی اقوام اسی کی اولاد سے معلوم ہوتے ہیں

(۳) ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ۳/۲ یعنے تمہارے لئے اس زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور فایدہ ہے وقت مقرر تک الی حین الموت ابو سعود جلد اول صفحہ ۲۸۹ یعنے موت کے وقت تک حین الحیات والممات نفسیر ۳۲۵ زندگی میں بھی اور مر کر ... وقت انقضاء آجالکم جلالین و جمل جلد ۱ صفحہ ۵۵ یعنے تمہاری زندگی گذرنے تک۔

(۴) وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ۱۸/۲ ہم نے تجھ سے پہلے کسی رسول کو بھی نہیں بھیجا مگر وہ کھانا کھایا کرتے تھے جمیع الرسول یحتاجون الے الغذاء ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۳۳ ان اکلہ کل الطعام عادۃ مستمرۃ من اللہ فی کل رسلہ تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۶۳ و ابو سعود جلد ۳ صفحہ ۲۱۳ یعنے سارے رسول غذا کے محتاج تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عادت قدیمی ہے کُل رسولوں میں اور کانا یاکلان الطعام ۶/۱۴ سے ثابت ہے کہ اب وہ کھانا نہیں کھاتے اس لئے اس سے بھی وفات ثابت ہوتی ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً و ہم یخلقون اموات غیر احیاء ۱۴/۱۴ یعنے جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کے سوا مشرک لوگ پکارا کرتے ہیں (جیسے عیسائی وغیرہ) وہ کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کر سکتے (نہ چڑیوں کو نہ کسی اور چیز کو) بلکہ وہ تو خود پیدا شدہ ہیں وہ تو مر چکے ہرگز زندہ نہیں۔

(۵) و جعلنی مبارکا اینما کنت ۱۶/۵ اور مجھ اللہ تعالیٰ نے مبارک بنایا ہے جہاں میں ہوں معلماً للخیر ابو سعود جلد ۶ صفحہ ۱۱۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارکا نفاعاً للناس ... و موریا ... مہدیا ابن الجہت درمنثور جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ و اجمع الفقہاء بقول اللہ تعالیٰ عزوجل و جعلنی مبارکا الامر بالمعروف و النہی عن المنکر اینما کان ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۹۵ یعنے میں جس جگہ ہوں گا عمدہ باتوں کی تعلیم ہی کرتا رہوں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو نفع پہنچاتا رہیگا اور تعلیم اور تادیب اور ہدایت کرتا رہیگا جہاں ہوگا اور فقہا نے اجماع کیا ہے اگر اب مسیح زندہ ہیں تو کہاں اور کس کو نفع اور ہدایت اور امر معروف کیا کرتے ہیں۔ (۶)

(الف) دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ ۳/۱۷ اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ لیا نبیوں سے تم میں کتاب و حکمت دیتا ہوں پھر ایک عظیم الشان رسول آویگا جو مصدق ہوگا اُن ... جو تمہارے پاس ہیں ضرور ضرور ایمان لاؤ اس کے ساتھ اور اس کی مدد کرو۔۔۔۔ جو اس سے مڑ جاویگا وہ فاسق ہوگا۔ اب اگر مسیح نازل ہوئے تو وہ نماز و زکوٰۃ کس مذہب کے ادا کریں گے اگر مذہب موسوی کی ادا کریں تو اس آیت کے خلاف ہے بلکہ فاسق کا وعید ساتھ ہے اور اگر اسلامی طور پر ادا کریں تو اوصانی بالصلوٰۃ کے خلاف ہے۔

(ب) اب اگر زندہ ہیں تو زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کی شرط صرف زندگی ہے نہ زمین پر ہونا نہ مالدار ہونا۔

کقولہ تعالیٰ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اخیرہ بما ہو کاین من امرہ الی ان یموت ابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۱۹۵ یعنے یہ آیت شریف ایسی ہے جیسی واعبد ربک والے یعنے اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی عبادت جانی و مالی کرتا رہ جبتک تجھے موت آجاوے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو جو کچھ اُنھوں نے اپنی زندگی میں کام کرنے تھے سب کی خبر کر دی۔

ان ہو الا عبد انعمنا علیہ و جعلناہ مثلاً لبنی اسرائیل و لو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفون و انہ لعلم للساعۃ ۲۵/۱۲ یعنے مسیح میں سوائے بشریت کے اور کوئی بات زیادہ نہ تھی ہاں ہم نے اس پر نبوت کا انعام کیا تھا۔ اور عملی حصہ میں بنی اسرائیل کو بطور مثال سمجھا دیا تھا کہ اب سلسلہ نبوت تم میں ختم ہو گیا کیونکہ یہ آخری نبی باپ کی طرف سے بنی اسرائیل نہیں اور آیندہ ارادہ الٰہی یہ ہو چکا ہے کہ بنی اسرائیل سے خلافت موقوف ہو کر ملایک میں سلسلہ خلافت شروع ہو جو وہ بھی تم میں سے ہی ہونگے یعنے انسان ہی ہوں گے اور وہ زمین کے ہی باشندے ہوں گے یعنے آسمان سے کوئی نازل نہ ہوگا۔ اور سلسلہ خلافت اسی طرح چودھویں صدی تک جاری رہیگا یعنے چار یار کبار سے چلکر مسیح موعود تک کیونکہ یہ مسیح اس گھڑی کا علم ہے یعنے اس کے زمانہ سے مسیح موعود کے زمانہ کا پتہ لگتا ہے جو چودھویں صدی ہجری ہے و نیز اُس نے تم کو بار بار مسیح موعود کی علامات بیان کر دی ہیں۔ چنانچہ کہا۔ خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کریں کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہینگے کہ میں مسیح ہوں (دیکھو دعوے ...) اور بہتوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیوں اور لڑائیوں کی افواہوں کی خبر سنو گے خبردار مت گھبرائیو کہ ان سب باتوں کا ہونا ضرور ہے پر ابتک آخر نہیں ہے کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی (دیکھو جنگ ٹرانسوال و جاپان و روم و روس وغیرہ) اور کال اور مری پڑیگی اور جگہ جگہ بھونچال آوینگے (دیکھو زلزلہ کانگڑہ

(۶) واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیاً ۱۶/۵ یعنے اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز زکوٰۃ موسوی ہی ادا کرتا ہوں جبتک ... زندہ رہوں۔

دیلوا سٹریا وغیرہ اور دیکھو اذا زلزلت الارض زلزالھا اور زلزلۃ الساعۃ جن کی پیشگوئی الحکم بدر میگزین میں درج ہے) اور کال اور مری پڑیگی - (دیکھو طاعون سیفیہ آتشزدگیاں سیلاب زلازل یہ سب کچھ مصیبتوں کا شروع ہے متی ۲۴ ... پر جو آخر تک سہیگا وہی نجات پائیگا اور بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں پر گواہی ہو تب آخر ہوگا - پس جب تم اس ویران کرنے والے مکروہ چیز (شرک) کو جس کی خبر دانیل نبی نے دی اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قایم کی جاویگی ایک ہزار دو سو نوے دن (سنہ ۱۲۹۰) ہونگے مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے دانیل ۱۲/۱۲ ... مقام مقدس میں کھڑے دیکھو یعنے مسلمان مرتد ہونے لگ جاویں (جو پڑھے سو سمجھ لے) تب جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جاویں متی ۲۴/۱۵ ۲۴/۱۶ تک ...

... لوقا ۲۱/۱۳ و ۲۹/۲۸ ...

غرض اسی آیت شریف میں فرمایا کہ مسیح میں بشریت سے بڑھکر اور کوئی بات نہ تھی ہاں نبوت تھی مگر جس طرح کوئی نبی ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہا اور نہ زندہ مع بشری جسم کے ساتھ آسمان پر گیا اسی طرح مسیح بھی نہ زندہ ہے نہ آسمان پر - اور نہ آسمان سے اُترے گا بلکہ جو مسیح آنے والا ہے وہ (منکم) تم میں سے ہی ہوگا -

(۸) قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراہیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ۱/۱۶ اقرار کرو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اُس چیز کے ساتھ جو اُتاری گئی ہماری طرف اور حضرت ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب اور انبیاء بنی اسرائیل پر اور اس چیز پر جو دی گئی موسیٰ و عیسیٰ اور سب انبیا جو اُن کے مابین تھے ہم ان میں کسی میں بھی فرق نہیں کرتے اور نہ کرینگے - اب ان انبیا کے مدارج میں تو فرق ہے جیسے تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض ۳/۱ یعنے ان رسولوں میں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی تھی چنانچہ بعض صاحب شریعت تھے جیسے موسیٰ اور بعض تابع شریعت کے نبی

کے تھے جیسے حضرت مسیح - اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور تفرقہ ہے جب میں نے مشکوٰۃ کو دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس تفرقہ کا بیان فرمادیا وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرء فی رکعتی الفجر قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا والتی فی آل عمران قل یا اہل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرء فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوٰۃ الفجر بقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد مشکوٰۃ باب القراءۃ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں قولوا آمنا باللہ اور قل یا اہل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لانعبد الا اللہ ولانشرک بہ شیئاً ولایتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ۳/۱۵ اور کبھی دونوں قل پڑھا کرتے تھے سو قل ھو اللہ احد اور قل یا اہل الکتاب میں صریحاً تردید نصاریٰ ہے اور قل یا ایھا الکافرون میں مشرکین کی تردید جن کی ایک قسم نصاریٰ بھی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قولوا آمنا باللہ والی قراٗت کو بھی کوئی تعلق تردید عقاید نصاریٰ کے ساتھ ہے اور جب آیت شریف میں غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ سوائے لانفرق بین احد منھم کے اور کوئی فقرہ ایسا اس آیت میں نہیں جس سے کوئی شرک کی بات ثابت ہوسکے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہاں کوئی ایسا فرق کرنا مراد ہے جس سے شرک لازم آتا ہو اور جسکو نصاریٰ کے ساتھ تعلق ہی ہو سو وہ عقاید نصاریٰ ہیں جو وہ بعض ایسی صفات میں حضرت مسیح کو مخصوص کرتی ہیں جو دوسرے انبیا میں نہیں اور موجب شرک ہیں جیسے مسیح کا ہمیشہ زندہ رہنا - آسمان پر زندہ جانا بلا کھانے پینے کے اللہ تعالیٰ کی طرح زندہ رہنا مردے زندہ کرنا بعض جانوروں کو پیدا کرنا وغیرہ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسیح دوسرے انبیا کے ساتھ مرنے زمین پر مدفون ہونے وغیرہ صفات میں ہمرنگ ہے کوئی فرق نہیں - نیز بعد ان آیات کے ہے تلک امۃ قد خلت یعنے یہ گروہ مرگیا اس لئے اس آیت سے وفات مسیح ثابت ہے

اور جس موقع پر یہ آیت شریف ہے وہاں ذکر یہود و نصاریٰ ہے چنانچہ رکوع ۱۴ میں قالوا اتخذ اللہ ولداً - پھر اسی رکوع میں آیت زیر بحث سے پہلے ہے قالوا کونوا ھوداً او نصاریٰ تھتدوا یعنے یہود کہتے ہیں یہود بننے میں اور نصاریٰ کہتے ہیں نصاریٰ بننے میں ہدایت ہے اور آیت زیر بحث ان کا جواب ہے ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مسیح کی حیات وغیرہ امور جن کے ساتھ مسیح کو خاص کیا جاتا ہے ضرور ... لانفرق میں مراد ... - پھر اس آیت کے بعد صبغۃ اللہ یعنے خدائی رنگ ہے لے لو بپتسمہ کا رنگ نہ لو پہلے زعفران پانی میں بھگو کر وقت بپتسمہ عیسائی ہونے والے کے سر پر چھڑکا جاتا تھا اس لئے صبغۃ اللہ فرمایا ...

۹ - وعندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون ۲۵/۱۳ یعنے علم الساعۃ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جیسے وہ مر کر اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا ہے اسی طرح تم بھی اللہ تعالیٰ کے پاس مر کر اس دنیا سے واپس کئے جاؤگے رکوع ۱۲ میں مسیح کو فرمایا وانہ لعلم ... عنہ یعنے مسیح علم الساعۃ ہے اور یہاں فرمایا علم الساعۃ تو مر کر اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا جیسے تم بھی مر کر اس کے پاس پہنچ جاؤگے - اس سے بھی مسیح کی وفات ثابت ہے -

(۱۰) - وبرّا بوالدتی ۱۶/۵ یعنے اپنی والدہ کے ساتھ احسان کرتا رہے - اگر آسمان پر چلا گیا تو والدہ کے ساتھ کیا احسان کیا کیونکہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی والدہ واقعہ صلیب کے وقت زندہ تھے -

(۱۱) - ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلاً اولٰئک ھم الکافرون ۶/۲۵ یعنے بے شک جو لوگ منکر ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی اور چاہیں کہ ان میں فرق ڈالیں یعنے اللہ تعالیٰ کو نہ مانیں یا رسولوں کی رسالت کو نہ مانیں یا بعض رسل کو مانیں بعض کو نہ مانیں یا بعض رسل میں بعض صفات بشریت سے بڑھکر مانیں غرض کسی قسم کا تفرقہ ڈالیں اور کہیں کہ کسی رسول کی رسالت مانتے ہیں کہ اُس کا عہدہ رسالت ... گناہ اس سے

چھینا گیا اور کسی زمانہ میں وہ بلا عہدہ نبوت صرف اُمتی بن کر آویگا وہ جانتے ہیں کہ وہ ایک علیحدہ راستہ بین الایمان والکفر (یعنے اس کے ابتدائی نبوت کا ایمان بھی رکھتے ہیں اور آخری زمانہ میں اس کی نبوت سے انکار بھی کرتے ہیں) نکال لیں وہ سچ مچ کے کافر ہیں اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو حضرت مسیح کے اُمتی بن کر آنے کے قایل ہیں یا خلاف ... سدا زندہ رہنے بلا کھانے پینے کے قایل ہیں کافر فرمایا اور حقیقی کافر فرمایا اس لئے کہ اس میں صرف حضرت مسیح کی اہانت ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ایفائے وعدہ اور سنت قدیمہ پر بھی زد ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور سنۃ قدیمہ ہے کہ ان اللہ لم یک مغیراً نعمۃ انعمھا علیٰ قوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم ۱۰/۲۰ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم اجر غیر ممنون ۱۵/۲۴ یعنے اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بدلاتا اپنی کوئی نعمت بھی جو کسی قوم پر کی ہو جبتک وہ قوم اپنی حالت کو خود نہ بدلے کیونکہ سنت اللہ یہ ہے کہ جو مومن سنوار کے کام کریں ان کو جو اجر دیا جاتا ہے وہ کبھی منقطع نہیں ہوتا حالانکہ ... مدعیان حیات مسیح باوجود دعوے اسلام بجائے تغیر اور کمی منصب کے بالکل منصب نبوت سے ... حضرت مسیح کو جواب دے بیٹھے ہیں - بہرحال جبکہ اُمتی بن کر مسیح کے آنیکا انتظار کفر ہے جو فرع ہے ان کی حیات کے تو ان کی حیات کا ماننا جو اصل ہے آنے کے بطریق اولیٰ کفر ہوا - اور اس میں ایک قسم کا تفرقہ بین الرسل بھی ہے - نیز اس آیت شریف کے مابعد پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت ضرور حضرت عیسیٰ کے متعلق ہے کیونکہ اس کے بعد ذکر رفع روحانی عیسیٰ ونفی قتل وصلیب حضرت مسیح کا ... آتا ہے -

(۱۲) اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفاً وشیبۃ ۲۱/۱۲ یعنے اللہ تعالیٰ نے تمہاری خلقت کی ابتدا ضعف سے ... پھر بعد ضعف کے قوۃ دی پھر بعد قوۃ کے ضعف اور بوڑھاپا دیا یہاں اللہ تعالیٰ نے انسانی عمر کے تقسیم ... کر دی تو کوئی انسان اس سنت الٰہیہ سے باہر نہیں رہ سکتا کہ باوجود مرور زمانہ ارذل عمر کو نہ پہنچے - اب اکبر الخلق کی شہادت سنو -

(۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ

دعا اس طرح (تا لیہ [illegible]) [illegible]
قرآن [illegible] اللھم [illegible]
جھنم [illegible] اعوذ بک من عذاب القبر [illegible]
من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ [illegible]
المحیا والممات [illegible] باب الدعا [illegible]
اس دعا میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کی وفات کی شہادت ہی صرف نہیں دی بلکہ حیات مسیح کے قائل کو دجال بھی فرمایا اس کے معنے یہ ہیں کہ اے اللہ میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں عذاب جہنم اور قبر اور فتنہ مسیح دجال اور فتنہ حیات مسیح و ممات مسیح سے دجال کے ساتھ لفظ حیات کو متصل کرنے میں اشارہ یہ ہے کہ [illegible] دجال کا [illegible] فتنہ یہ ہوگا کہ وہ مدعی حیات مسیح ہوگا اور حیات مسیح کی ثبوت سے اس کے فتنہ کی حیات ہوگی اور ثبوت ممات مسیح سے اس کے فتنہ کی ممات ہوگی۔

(۱۴) ان لکل امۃ اجلاً و ان لامتی مائۃ سنۃ فاذا مرت علی امتی مائۃ سنۃ اتاہا ما وعدہا اللہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱ ہر ایک امت کی کوئی عمر ہوتی ہے (اس زمانہ کے آب و ہوا کے مطابق) اور میری امت کی عمر اوسط سو سال ہے جب انپر سو سال گذر لیگا وعدہ الہی موت کا آجاویگا یعنے عموماً ایسا ہی ہوگا حضرت مسیح بھی اگر زندہ تھے تو امتی تھے اور بموجب حدیث لو کان موسی و عیسی حیین لما وسعہما الا اتباعی ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ الیواقیت والجواہر صفحہ ۱۷۴ تفسیر ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ یعنے اگر موسی و عیسے زندہ ہوتے تو ان کو سوائے میرے اتباع کے اور کچھ نہ بن پڑتا) نیں اس وجہ سے بھی وہ مر چکے۔

(۱۵) ما من منفوسۃ الیوم یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی یومئذ حیۃ کنز العمال یعنے ایسا کوئی انسان آج موجود نہیں جسپر سو برس گذر جاویں اور وہ اس وقت زندہ ہو۔ اگر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تک بھی مسیح زندہ فرض کئے جاویں تب بھی مر گئے۔ بموجب اس حدیث کے

(۱۶) ان للہ تعم ریحا [illegible] راس مائۃ سنۃ تقبض روح کل مومن کنز العمال یعنے اللہ تعم کی ایک قسم کی ریح ہے جس کو وہ ایک سو سال کے بعد بھیجتا ہے وہ ہر مومن کی روح کو قبض کر لیتی ہے۔ اور حضرت مسیح بھی مومن ہیں اس حدیث کے مطابق بھی مر گئے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت مسیح
[illegible] کو چور اور بٹمار کہتے ہیں ان کا نبی سوا حضرت مسیح کے کوئی نہیں۔ تو وہ قبر مسیح کی ہی ہے ورنہ دوسرے انبیا کو تو وہ چور اور بٹمار کہتے ہیں نعوذ باللہ منہ۔

(۱۸) ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۱ پر ہے کہ اکلیل میں ایک حدیث ہے جس کا مضمون یہ ہے کوئی رسول اولو العزم عظیم الشان ایسا نہیں جس کی عمر اس کے پہلے نبی سے نصف نہ ہو سو عیسے ۱۲۰ برس پر فوت ہو گئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال تھی۔

(۱۹) مستدرک میں ہے عن ابن عمران عیسی عاش ماءۃ و عشرین سنۃ کذا فی الاشاعۃ حاشیہ جلالین مع الکمالین صفحہ [illegible] مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۰۶

سوائے اس کے اور بہت سی احادیث ہیں جن کا احاطہ یہ خط نہیں کر سکتا بعد اس کے اکابر امت کی کچھ شہادتیں لکھ کر ختم کرتا ہوں

(۲۰) اکبر الامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شہادت جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت عمر نہیں مانتے تھے بلکہ ایسا کہنے والے کو مار ڈالنے کی دھمکی دیتے تھے استنے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے اور خطبہ پڑھکر سنایا کہ جو کوئی محمد کا پجاری ہے سو محمد کا انتقال ہو گیا اور جو کوئی اللہ تعم کا پجاری ہے سو اللہ سدا زندہ ہے کبھی نہیں مریگا۔ کیونکہ اللہ تعم نے فرمایا ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل [illegible] حدیث کہتے ہیں کہ خدا کی قسم [illegible] اس کے جانتے ہی نہیں تھے کہ یہ آیت اللہ تعم نے نازل فرمائی ہے [illegible] حضرت صدیق اکبر نے پڑھی اور [illegible] لئے ان [illegible] تمام صحابہ [illegible] اس کو پڑھتے [illegible] صفحہ ۲۹

(۲۱) شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ [illegible] جب انھوں نے یہ آیت سنی تو ان کے پاؤں ان کو اٹھا نہ سکے گر پڑے تھے اور کہا خدا کی قسم مجھے یہ آیت آگے معلوم نہ تھی در منثور جلد ۲ صفحہ ۸۱

(۲۲) اجماع اکابر امت تمام صحابہ موجودہ وقت انتقال حضور صلی اللہ علیہ وسلم انکار [illegible] خطبہ حضرت صدیق جسکی [illegible] نہیں گذرے بلکہ یہ پہلا اجماع ہے [illegible] مسئلہ ہے جسپر اجماع اکابر امت ہوا۔

(۲۳) حضرت حسان بن ثابت کی شہادت جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی تھی کہ یا اللہ اس کی تائید روح القدس سے کر۔ انھوں نے وقت وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کنت السواد لناظری ٭ فعمی علیک الناظر ٭ من شاء بعدک فلیمت ٭ فعلیک کنت احاذر ٭ یعنے یا رسول اللہ تو تو میری آنکھوں کی پتلی تھا اب تیرے نہ ہونے سے میری آنکھیں اندھی ہوگئیں اب اسکے بعد جسکی مرضی چاہیے مرے (موسی ہو یا عیسی) مجھے تو تیری ہی موت کا ڈر تھا۔

(۲۴) شہادت اکبر المحدثین امام بخاری حضرت ابن عباس کی روایت متوفیک ممیتک بیان فرمایا۔

(۲۵) اکبر المفسرین حضرت ابن عباس قایل ہیں متوفیک ممیتک۔

(۲۶) شہادت امام مالک مندرجہ مجمع البحار زیر لفظ حکم قال مالک ان عیسے مات بلکہ شہادت ایسے ائمہ کی ہے جو امام مالک کے ساتھ اس مسئلہ میں اتفاق کیا اور اختلاف نہ کیا۔ شہادت ابن حزم جلالین مع الکمالین تفسیر فلما توفیتنی پر حاشیہ صفحہ [illegible] مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۶ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آج کل پچیس اخبار [illegible]
[illegible] حضرت مرزا صاحب نے [illegible] گراہ بنا دیا۔

ج۔ اس کا جواب مفصل ایڈیٹر صاحب الحکم نے الحکم [illegible] میں بجواب دکل [illegible] لکھ دیا ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں دوسرا ہر ایک مامور کا کام ہے کہ موجودہ رستے کو خواہ کسی کے پاس حلے ہے اور ایک گمراہ کی ہر ایک بات سے انکار نہ کرے بموجب [illegible] جاہل ہے علم بے سمجھ ہے وقالت الیہود لیست النصارے علے شئ وقالت النصارے لیست الیہود علے شئ وہم یتلون الکتاب کذلک قال الذین لا یعلمون [illegible] یہود کہتے ہیں نصارے کچھ نہیں اور نصارے کہتے ہیں یہود کچھ نہیں یہ تو بڑے یہودیوں کا حال ہے اس طرح تو بے علم کہا کرتے ہیں ہمیں جس بات میں کوئی گمراہ ہے گمراہ کہنا چاہیئے اور سچائی لینی چاہیئے۔

س۔ مسیح کو خدا ماننے والے بخشے جاسکتے ہیں؟

ج۔ سوائے توبہ کے ہرگز نہیں بخشے جاتے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنے اللہ تعم ہرگز نہیں بخشتا اور نہ بخشیگا اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاوے اور سوائے اس کے باقی برے فعلوں کو جسے چاہے بخشدے یہ بات دنیوی طور پر بھی تھوڑی غور کرنے سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر کوئی گورنمنٹ کی سلطنت میں کسی کو شریک بناوے تو ایسے مجرم کا جرم معاف نہیں ہوسکتا جس کو دوسرے لفظوں میں بغاوت کہتے ہیں ٭ (فضل دین حکیم)

دوسرا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی۔ مولانا مولوی فضل دین صاحب۔ السلام علیکم [illegible] کسولی ضلع انبالہ [illegible] ان سائل [illegible] شیعہ مذہب کا بانی کون ہے۔ اور اس مذہب کا [illegible] ہوا۔ عرب میں [illegible] یا نہیں۔ ایران اور ہندوستان میں کیسے آیا اور کہاں [illegible] اس کی بنیاد [illegible] مہربانی فرماکر بذریعہ الحکم جواب [illegible] مشکور فرمادیں۔ عنایت سے بعید [illegible] حضرت اقدس کی خدمت میں میرے حق میں دعا کی درخواست کریں اور خود بھی دعا کریں۔ راقم محمد علی [illegible] [illegible] کسولی ضلع انبالہ

الجواب

وعلیکم السلام ۔ ورحمۃ اللہ ۔

س: شیعہ مذہب کا بانی مبانی کون ہے اور اس مذہب کا شروع کیسے ہوا ۔

ج: یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک مذہب بلکہ ہر ایک چیز بیج کی طرح ابتداءً شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے تناور درخت بن جاتی ہے ۔ اسی طرح مذہب شیعہ کا بھی حال ہے جن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا منصوبہ کیا تھا وہی خارجی رافضی دونوں مذہب کے بانی ہیں ۔ اور ان میں عبد اللہ بن سبا نام تشیع کا بانی مشہور ہے ۔ بعد شہادت حضرت عثمان رضی جب ان کو اپنی فکر پڑی تو کوئی ملک شام میں پناہ گیر ہوا اور کوئی حضرت مرتضیٰ رضی کے جھنڈے کے نیچے ۔ پھر انھوں نے سوچا کہ اپنے اپنے ملکوں میں آرام کا موقعہ زیادہ ملیگا لہذا جس قدر ان سے ہوسکا انھوں نے خلافت کو مدینہ منورہ سے منتقل کرنے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب ہوئے جب کوفہ و بصرہ میں پہنچ گئے تو وہاں اپنے رعب کا اظہار بھی کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ جو بڑی قوم تھی اُن کے مقابلہ میں حضرت مولے مرتضیٰ نے بہت تلوار چلائی چنانچہ مورخین کہتے ہیں کہ نہروان میں قریب پندرہ ہزار کے قتل ہوا ۔ اور کچھ حضرت مرتضیٰ کے جھنڈے کے نیچے مستقل رہے ۔ جب بنو امیہ نے کامیابی حاصل کی تو پھر بنو امیہ کی مخالفت میں جنبہ داران حضرت مرتضیٰ کی طرف سے مخفی مخفی کوششیں ہوتی رہیں ۔ اور ان کوششوں کا لازمی و ضروری نتیجہ یہ تھا کہ مطاعن و معایب بنو امیہ دنیا میں پھیلائے جائیں ۔ یہ تشیع کی پہلی سیڑھی تھی یا ابتدائی بیج ۔ مگر اس وقت عباسی اور فاطمی بلکہ کل بنو ہاشم بمقابلہ بنو امیہ کے ایک تھے ۔ جب مجموعی کوششوں سے انھوں نے سلطنت بنو اُمیہ کو انتہا سے برباد کیا تو بازی عباسیوں کے ہاتھ آئی ۔ اب جو قوم فاطمیوں کو زیادہ پسند کرتی تھی انھوں نے پھر وہی چال اختیار کی جس سے حضرت عثمان رضی کی شہادت اور سلطنت بنو اُمیہ کی بربادی کا کام لیا تھا ۔ کیا یعنے مخفی کمیٹی اور مطاعن کا دائرہ اور بھی وسیع کر دیا ۔ مگر چونکہ اس توسیع میں صحابہ کی طرف سے بھی کچھ فضایل کی روایتیں تھیں ۔ بمجبوری ان راویوں کے مطاعن کے لئے بھی کوشش کی گئی ۔ پھر یہ دائرہ مطاعن وسیع ہوتے ہوتے یہاں تک پہنچا کہ حضرت خلیفہ اول و ثانی رضی پر مطاعن کو بھی اپنے اندر لے لیا ۔ آخر زہیر علقمی جیسا کوکا وزیر ہوا اور مویّد علقمی خلفائے عباسیہ کا دستیار اعظم بنا ۔ ان دونوں شیعہ وزیروں کے منصوبہ سے عباسیوں کی سلطنت تباہ و برباد کی گئی مگر پھر بھی تشیع کو نامرادی ہی ہوئی اور بازی مغل جیت کر لے گئے ۔ اصل جڑھ تشیع کی پولیٹیکل مصلحتیں ہیں اور اس زمانہ کے مناسب حال سمجھکر جعفر اور مطاعن کو اپنا ہتھیار بنالیا گیا ۔

س۲: عرب میں بھی یہ مذہب ہے یا نہیں ۔

ج: عرب میں شیعہ کا ایک فرقہ ہے جس کو زیدی کہتے ہیں وہ تبرا کو بُرا سمجھتے ہیں اور متعہ کو جائز ۔ یہ لوگ علاقہ یمن میں زیادہ اور نواح مدینہ میں بھی ہیں ۔

س۳: یہ مذہب ایران ہندوستان میں کیسے آیا اور کہاں سے آیا ۔

ج: جب ہمایوں کو شیرشاہ سے شکست ہوئی تو وہ ایران کو چلا گیا شہنشاہ ایران کی مدد سے ہند کو فتح کیا ۔ لہذا اس نے اپنے مددگار کو بڑے بڑے عہدے دیئے چنانچہ نورجہاں بیگم کے واقعات مشہور عالم ہیں ۔ ایران چونکہ بغداد کے قریب تھا جہاں سلطنت سُنیوں کی تھی اور اس سلطنت کا اُڑانا شیعہ کو منظور تھا اس لئے اس مذہب کے داعی بھی ایران میں بہت ہوئے اور وہاں ہی ان کا ہونا بلحاظ ..... پولیٹیکل مصلحتوں کے ضروری تھا ۔

س۴: کس صدی میں اس کی بنیاد پڑی ۔

ج: تشیع کی بنیاد تو پہلی ہی صدی میں پڑی البتہ رفض کی بنیاد دوسری صدی کے آخر میں پڑی اور پورا رفض تیسری صدی کے آخر میں ہوا ۔ (فضل دین حکیم از قادیان)

تیسرا خط

عالی جناب مولانا صاحب دام اشفاقہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ مفصلہ ذیل اعتراضات چھاؤنی میانمیر میں عام اشخاص کی زبان پر ہیں امید واثق ہے کہ جناب بذریعہ الحکم جواب عنایت فرما کر اپنی اہم ذمہ واری سے سبکدوش ہونگے ۔ خاکسار قاضی ثناء اللہ عفی عنہ کلارک مڈیکل سٹور ڈیپارٹمنٹ میانمیر چھاؤنی ۔

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ۔ آپ کا خط جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا لہذا جو آیا عرض ہے ۔

س: ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ اکیلی فطرت لعنت ہے اب قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فطرت کو دین قیم کے مبارک نام سے یاد فرماتا ہے اور اسلامی شریعت میں بھی جن لوگوں کو خبر نہیں ہوئی ان سے صرف فطرت کی بابت سوال کیا جانا قیامت میں لکھا ہے تو پھر فطرت لعنت کس طرح ہوسکتی ہے ۔

ج: یہ سوال عدم تدبر قرآن مجید کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ نے صرف فطرت کا ذکر کہیں نہیں فرمایا اور نہ صرف فطرت کو کسی جگہ دین قیم فرمایا آپ کا فرض تھا کہ خالص فطرت والی آیت لکھتے ۔ دوسرا قرآن مجید میں فطرت اللہ کو دین قیم فرمایا جسکے معنے خود قرآن مجید نے توحید اور حنیفیت راہ مستقیم پر چلنا اسی جگہ فرما دیئے ۔ تیسرا اگر فطرت بمعنے پیدائش اُس جگہ مراد ہوتی تو شریعت میں لبوں کے اور زیر بغل کے بال لینے ختنہ کرنے کا حکم شریعت میں نہ ہوتا ۔

چوتھا جب قرآن مجید جو ہدایت و رحمت اور شفا ہے بعض کے لئے بعض بہ کثیر ہوجاتا ہے تو صرف فطرت اگر بعض کے لئے لعنت ہوجاوے تو کیا تعجب کی بات ہے ۔

پانچواں قیامت کے روز فطرت والوں سے سوال کا نہ ہونا کہاں لکھا ہے آپ کا فرض تھا کہ آپ آیت حدیث کا حوالہ لکھتے بلکہ بخلاف اس کے ثابت ہے ۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ والبزار باسناد صحیح فقال الامام احمد ..... ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اربعۃ یحتجون یوم القیامۃ رجل اصم لا یسمع ورجل ہرم ورجل احمق ورجل مات فی الفترۃ اما الاصم فیقول رب قد جاء الاسلام وانا ما اسمع شیئا واما الاحمق فیقول رب قد جاء الاسلام والصبیان یحذفونی بالبعر واما الھرم فیقول لقد جاء الاسلام وما اعقل واما الذی فی الفترۃ فیقول رب ما آتانی رسول فیاخذ مواثیقہم لیطیعن فیرسل الیہم رسولا ..... طریق الہجرتین ابن قیم ورق ۲۲۸ و ۲۲۹ یعنے امام احمد حنبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن چار قسم کے آدمی اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرینگے بہرا بوڑھا احمق اور جو فترۃ کے زمانہ میں ہی مرگیا بہرا کہیگا یارب اسلام آیا مگر میں تو کچھ بھی نہیں سن سکتا تھا احمق کہیگا جب اسلام آیا مجھے تو بچے مینگنیوں سے مارا کرتے تھے اور بوڑھا کہیگا کہ جب اسلام آیا میری عقل قایم نہیں رہی تھی اور فترۃ والا کہیگا میرے تو رسول ہی کوئی نہیں آیا پھر اللہ تعالیٰ اُن سے پختہ وعدہ لیگا کہ اگر اب رسول بھیجا جاوے تو تم فرمانبرداری کروگے پھر اُن کے پاس رسول بھیجیگا ۔

س: رسالہ نور الدین میں قرآن مجید کی ایک پیشگوئی کا پتہ چلتا ہے کہ بیت المقدس مکہ معظمہ مدینہ منورہ ہمیشہ اہل اسلام کے قبضہ میں رہیں گے اور مشرکوں کا دخل نہیں ہوسکیگا اب باوجودیکہ محافظ ان پاک مقامات کے مرزا صاحب کے دعاوی سے واقف ہیں مگر پھر بھی ایمان نہیں لاتے تو کیسے مسلمان کہلا سکتے ہیں اور جب وہ مسلمان نہیں تو کیسے محافظ ہوسکتے ہیں ۔

ج: یہ سچ ہے کہ مشرکوں کا دخل حرمین شریفین پر نہ ہوگا ۔ کیا اب کسی مشرک کا قبضہ ہے؟ آپ نے ثبوت نہیں دیا ۔ دوسرا سلطان روم کا لقب خادم الحرمین ہے نہ شاہ حرمین ۔ تیسرا ۔ حضرت کے دعاوی کا انکار تو اُس وقت سمجھا جاوے جبکہ پہلے اُس کو تبلیغ پورے طور پر کی جاوے کیا آپ کے پاس اس تبلیغ کا کوئی ثبوت ہے بے خبر کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیتا ۔ جیسا فرمایا ۔ لم یکن ربک مھلک القریٰ بظلم واھلھا غافلون ۔ وما ربک بظلام للعبید ۔ اللہ تعالیٰ کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا باوجودیکہ وہ مشرک شریر ظالم بھی ہوں جبکہ وہ لوگ انذار منذر سے بے خبر ہوں اور ایسا کرنا ظلم ہے اور تیرا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۔ حالانکہ سلطان ظالم مشرک شریر نہیں ۔ بیت المقدس کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں بلکہ یروشلیم پر تسلط عیسائیوں کا ۸۰ برس سے بھی زائد رہا آخر سلطان صلاح الدین نے بذریعہ جنگ اُن کو وہاں سے نکال دیا ۔

س: قریباً تین چار سال سے احمدی جماعت کو غیر احمدی مسلمانوں سے الگ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے مگر کافروں کا لقب جب سے مخالفین نے دعوے مسیح کو جھٹلایا عاید ہوچکا ہے اور کافر کے پیچھے نماز جائز ہو نہیں سکتے تو ان پہلے نمازوں کا کیا جاوے

ہوگا۔

ج۔ اول مجددین انبیاء و رسل اصلاح کے واسطے مبعوث ہوتے ہیں اور اصلاح ایک ہی دن میں نہیں ہو جاتی مثلاً تحویل قبلہ ۱۳ سال بعد ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ماکان اللہ لیضیع ایمانکم پ ۲ یعنے اللہ تعالیٰ تمہاری گذشتہ نمازوں کو ضایع نہیں کرتا۔ اب بھی گذشتہ نمازوں کا یہی حال ہے۔

دوسرا صرف انکار سے کسی کو ابتداءً کافر نہیں کہا گیا بلکہ مکفرین کو کافر کہا گیا کیونکہ یہ مسئلہ مسلم ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

تیسرا کافر کے معنے ہیں انکار کرنے والا۔ جب تبلیغ اچھی طرح کی جاوے پھر بھی لوگ انکار پر ہی مصر رہیں۔ تب انپر لفظ کافر (یا) بدیہی ہو سکتا ہے۔ اب چونکہ تبلیغ کرتے کرتے بیس سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ اس لئے ان کو کافر (منکر) کہا گیا۔

س۔ مرزا صاحب باوجود قدرت حج نہیں کرنے اور حج کرنا قرآن شریف کا حکم [illegible] جواب کیا [illegible] نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود یکہ مکہ جانے کی قدرت مخالف [illegible] حج کرنے [illegible]

ج۔ اول مرزا صاحب پر حج فرض نہیں کیونکہ ان کے پاس روپیہ [illegible] ہے۔ اگر اہل ثروت ہوتے تو [illegible] الہی کر دیتے۔ دوم آنحضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حج کرنے کی اجازت اس وقت [illegible] وہاں بھی مسلمان ہو کر حج کئے [illegible] جاوے۔ سوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبتک اللہ تعالیٰ کی جناب سے آمنین (لا تخافون) کی ندا نہیں آئی حج کو تشریف نہیں لے گئے۔ چہارم پھر جب قریش نے روکا تو واپس تشریف لائے اور حج نہیں کیا۔

. . . .

. . . .

. . .

فتح مکہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مخالف حج کرنے نہ آوے۔ اس کی اخیر عمر میں جبکہ عمر شریف صرف ۸۱ روز باقی رہ گئے تھے اور ایسا امن ہو گیا تھا کہ کسی مخالف کو حج پر آنے کی اجازت نہیں تھی حج پر تشریف لے گئے و آخر دعونا ان ثم الحمد للہ رب العالمین (فضل دین حکیم از قادیان)

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ سنہ ۱۹۰۶ء کے شروع میں بمشورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر میں مشق کریں اور اس قابل ہوں کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دے سکیں اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کرینگے) تعطیلات دسمبر میں بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوگا اور اس جلسہ میں علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ بیرونجات سے احمدی نوجوانوں کی کمیٹیوں کی طرف سے ڈیلیگیٹس بھی آئیں گے اور یہ اشتہار بدیں غرض شایع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانوں کی ایسی کمیٹیاں ہوں جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہوں اور وہ کمیٹیاں ہمارے علم میں نہ ہوں تو ان کو چاہئے کہ مہربانی فرما کر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرماویں اور ان کی اطلاع ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کر دیں اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک پہنچ جاویں۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان میں موجود ہوں اس جلسہ میں تشریف لاویں اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائیں۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان میں تشریف لاتے ہیں۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء اجلاس اول استقبال ڈیلیگیٹس

نوٹ۔ اس جلسہ میں بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لا سکتے ہیں۔

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح ۷ ½ بجے سے ۹ ½ تک

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکرٹری وہی ہوں گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ہیں۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاویں	۷ ½ بجے سے ۸ ¼ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ محسنین	۸ ¼ ,, ,, ۸ ½ ,, ,,
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	۸ ½ ,, ,, ۹ ¼ ,, ,,
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۹ ¼ ,, ,, ۹ ½ ,, ,,

۲۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء اس اجلاس کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہونگے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اول بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر	۸ بجے سے ۹ ½ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	۹ ½ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چوہدری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور انکے جواب	۱۰ ,, ,, ۱۱ ,,

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علیگڑھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ۲ ½ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	۲ ½ ,, ,, ۳ ¾ ,, ,,
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۳ ¾ ,, ,, ۴ ,, ,,

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہیں

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چوہدری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چوہدری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب نائب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چوہدری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) حبیب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد اللہ جان صاحب کوئٹہ ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ (المشتہر)

عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

ریمارک

اسرار قدم۔ اس نام کا ایک مختصر سا پمفلٹ آریہ سماج کے مقابلہ میں بابو رام گوپال صاحب نو مسلم سپرو ائزر سب ڈویژنل آفیسر جال منشیر مولوی گنج لکھنو نے لکھا ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیستی سے ہستی ہوتی ہے اور کبھی خدا تعالیٰ کی کوئی صفت بیکار و معطل نہ تھی قیمت اس رسالہ کی ۲ ہے مصنف سے مندرجہ بالا پتہ پر ملے گا۔

چشمہ مسیحی ۳ — دینیات کا پہلا رسالہ ۱ — احمدی کا من ۱ — یہ تینوں کتابیں دوبارہ اور سہ بارہ سید عبد الحی عرب نے چھپوائی ہیں پہلی کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ہے اور ینابیع الاسلام جیسی زہریلی کتاب کا رد ہے۔ دوسرا رسالہ حضرت حکیم الامۃ کے اشارہ اور ہدایت سے لکھا گیا ہے۔ اور تیسرا رسالہ ایک پنجابی نظم ہے جو مستورات کیلئے بہت مفید ہے ان کتابوں کی خوب اشاعت ہونی چاہئے۔

حروب صلیبیہ — صلیبی لڑائیوں کے نام سے کوئی تاریخی اور علمی مذاق رکھنے والا پڑھنے والا مسلمان ناواقف نہیں ہو سکتا یہ وہ لڑائیاں ہیں جن میں یورپ کی متحدہ دنیا نے سیاسی اثر کو اپنے ماتحت کر کے ارض مقدس سے مسلمانوں کو نکال دینے کا عزم کیا اور خدا تعالیٰ نے اسے نامراد رکھا۔ ان لڑائیوں کی تفصیلی حالات مولوی سید عبد الحلیم صاحب شرر کی تالیف سے [illegible] اور ان کا نام حروب صلیبیہ رکھا ہے دفتر [illegible] سے ملیگی۔

جنازہ غائب پڑھا جاوے

مولوی [illegible] صاحب [illegible] بخشیہ ضلع مظفر گڑھ کی زوجہ کا انتقال ہو گیا درخواست کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہر جگہ جنازہ پڑھے۔

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اما بعد خاکسار عبدہ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب و شمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع ہے تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ ۱۹۰۶ء بوقت صبح حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible] تمام و کمال پڑھ [illegible] اور تمام ہدایات اور ضوابط [illegible] رسالہ الوصیت کے [illegible] کی طرف سے [illegible] قادیان [illegible] انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں [illegible] ان کا علم اور ایسا ہی میرے ورثا [illegible] ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل [illegible] یہ ہے (الف) ہم تین بھائیوں [illegible] خیر الدین و خاکسار [illegible] مبلغ [illegible] روپیہ کی [illegible] اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جس میں سے میں سوم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیاء تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے [illegible] ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جس میں چار کوٹھڑیاں مسقف اور قدرے سفید زمین جس کے حدود اربعہ یہ ہیں کہ شرق قصاب۔ و غروب شارع عام شمال مکان بہادر کشمیری۔ و جنوب مکان منشی عبد العزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھوان کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تینوں بھائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اس میں سے

[illegible] جائداد میری بلا شرکت غیرے [illegible] آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بخوشی رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیجائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہو کر جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت شدہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ اس میری وصیت کرنے میں میرے حقداروں میں کوئی مانع نہیں ہے کیونکہ میرے سب وارث اور حقدار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ما سوائے جائداد مذکور کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد اضافہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر نمبرہ ما سبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا (۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوا کہ [illegible] میرا جنازہ حضرت سیدنا [illegible] یا احمدی جماعت پڑھے اور [illegible] کی احمدی جماعت کی خدمت [illegible] بطور وصیت کے [illegible] کی نہایت مہربانی [illegible] کے وقت زندہ ہونگے۔ [illegible] حصول اجازت [illegible] قبرستان مقبرہ [illegible] کیونکہ ہمارا گاؤں [illegible] بہت کے ساتھ [illegible] خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر [illegible] یہ بھی وصیت ہے کہ [illegible] اور میری نعش کو قادیان پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق [illegible] اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق [illegible] میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹھہرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

[illegible] اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف [illegible] کیونکہ حالت آئندہ [illegible] کی بابت [illegible] کو اس وقت کچھ علم نہیں کہ میری نعش [illegible] مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہو سکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جائے لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہووے۔ کوشش کی جاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ یہ تو میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری شق ثانی کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اس کی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اس کے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کی جاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔ ان ربی سمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

الموصی
خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھوان تحصیل و ضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد
فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ

گواہ شد
امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود

گواہ شد
عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھوان

گواہ شد
محمد اسمٰعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیت

مولوی حافظ محمد اکرم صاحب احمدی مرحوم مرسلہ محمد افضل صاحب سکنہ کملہ

(الوصیت) اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۱) اشہد ان جمیع انبیاء و رسلہ حق من عند اللہ و ملائکتہ حق و جمیع کتبہ حق و اشہد ان سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء و کتابہ القرآن نور ہدی خاتم جمیع الکتب۔

اس کے بعد میں اپنے تمام ورثاء کو عموماً اور والد صاحب کو خصوصاً یہ وصیت کرتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاؤں تو میرے بعد میرے اوپر کوئی بلند آواز سے جزع و فزع نہ کرے اور نہ خیال کریں کہ میرے اوپر گھر کا یا گھر والوں کے رزق کا دارومدار تھا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے میری زندگی میں اور میرے بعد کوئی میری ایسی خوبی ذکر نہ کریں جو مجھ میں نہ ہو میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود و رئیس قادیان کا مرید بیعتی اور با اخلاص ہوں اور مسیح ناصری کو فوت شدہ اور ان کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں اس لئے میرے انتقال کے بعد فوراً حضرت کو جنازہ کیواسطے لکھدیں اور اس خط میں لکھیں کہ یہ خط اخبار میں چھپ جاوے اور حضرت اور سب میرا جنازہ پڑھیں اور سب کو السلام علیکم کہہ دیں اور اس جگہ تجہیز تکفین یوں ہو کہ احمدی میرے جنازہ کا پیش امام ہو دوسرا ہرگز ہرگز نہ ہو اور غسل بھی حتی المقدور احمدی دین مگر جنازہ کا پیش امام ہرگز کوئی غیر احمدی نہ ہو دوسروں کا اختیار ہے کہ احمدیوں کے پیچھے جنازہ پڑھیں اصل والد صاحب کا حق ہے کہ وہ جنازہ پڑھاویں تیسری تکبیر کے بعد نصف یا پا گھنٹہ تک میرے واسطے استغفار کریں اور مغفرت مانگتے رہیں اور دفن کر کے جب چلنے لگیں تو سب دعا حساب کی آسانی اور آسانی ضغطۃ القبر کے دیر تک توجہ سے کریں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا میرا اہل و عیال خدا کو بہت یاد کرو نماز کا ترک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کا سنگھ دیگا۔ تم الوصیۃ۔ یہ وصیت نامہ اس کی جیب میں پایا اور لکھ کر ارسال کیا۔

وصیت

(۱) میں گلاب خان ولد نواب خان قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مین پوری۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء

(ف)

حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید ہوں اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شایع ہوئے۔ یا آیندہ ہوں گے۔ میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت [illegible] میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت صرف مبلغ چار صد و پنجاہ روپیہ نقد سیونگ بینک میں بطور رقم ضمانت جمع ہے۔ اور [illegible] تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] پانسو روپیہ ہو جاوینگے [illegible] سے اس رقم کے [illegible] حصہ کے متعلق [illegible] وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دیا جاوے اور اگر میری وفات سے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے۔ تو نصف حصہ [illegible] جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دینا چاہئے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شایع ہو چکے ہیں یا آیندہ شایع ہوں گے دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی [illegible] کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متکفل یہ میری جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی کا اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکورہ کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اطلاع انجمن مذکورہ کی طرف سے [illegible] اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور [illegible] اصلی اخراجات سے کم ہو سکے تو میری دیگر [illegible] جایداد [illegible] ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور [illegible] ورثا ان اخراجات [illegible] کی نجات کا باعث ہوں گی اور [illegible] ان اخراجات [illegible]

ضروری اطلاع

میں نے کئی بار خریداران کو توجہ دلائی ہے کہ وہ خط و کتابت میں نمبر خریداری جو ہر ایک چٹ پر چھپا ہوا یا دستی ہوتا ہے۔ درج کیا کریں۔ لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ جس سے بہت سا وقت تلاش نمبر میں کلرک کا ضایع ہوتا ہے۔ بعض خریدار ایسے بھی ہیں۔ جو رجسٹرڈ ایل ۷۷ لکھ دیتے ہیں۔ وہ خوب یاد رکھیں کہ یہ نمبر ڈاک خانہ کا ہے۔ پس آیندہ بہت احتیاط سے کام لیا جاوے حساب وغیرہ میں نمبر خریداری کو مقدم کیا جاوے۔ — مینیجر

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضایع کرکے مایوس خاطر ہو گئے ہوں ... اسکی

آزمایش ترک کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام لیں کیونکہ یہ مجرب ...

یاقوت مروارید مرجان لیشب کہربا کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجموعہ مشہور ... لطیف عنبر ... مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی ... جوانی کی ... بڑھاپے کی ...

مفرح عنبری — مفرح عنبری — مفرح عنبری

قیمت قیمت قیمت

فی ڈبیہ پانچ روپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے (۱۳) ایک درجن ڈبیہ (۵۰)

مفرح عنبری میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپے یورپ اور نیز جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اس لئے مجھے اسکی تعریف میں صفحے سیاہ کرنے کی ... منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجایش ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے ... میں ... ہوں +

مفرح عنبری چونکہ اکثر نباتاتی اور معدنی تریاقات جواہرات کا مرکب ہے۔ اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان جگہوں میں جہاں پر طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہے یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کے لئے واجب اور لازمی ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھ کر دوسری ... ملنا قریباً محال ہے +

مفرح عنبری حکماء اور ڈاکٹران کی خدمتمیں تو اسکے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو خواص سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور کس موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے۔ جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کی جاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینے کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانے کا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو یا کمی اور ... کے باعث ... درد سر ماہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اسکو منگوا کر استفادہ حاصل کرنا چاہئے +

مفرح عنبری سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں۔ یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کے ساتھ خون کا آنا کسی وقت شروع ہو گیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں +

مفرح عنبری وہ عجیب و غریب مرکب ہے جس کے استعمال سے نزلہ زکام کا فور۔ دماغی طاقت بھرپور ہو جاتی ہے۔ اعصابی طاقت میں روز افزوں ترقی ہو کر دل میں سرور چہرہ سرخ و پرنور ہو جاتا ہے

(سرٹیفکٹ ملاحظہ ہوں)

مفرح عنبری جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے اس کا ... ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی ... سرور پیدا ہو کر ... خیالات ... اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا ... زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل۔ بے چینی ... دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی ... کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ جریان۔ رقت ... کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب۔ وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچاتی ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت ... سے جو دماغ ... میں کمی واقع ہو گئی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جنکے اعصاب میں بسبب کوتہ اندیشی۔ یا غلط کاری عیاشی۔ کثرت محنت دماغی رنج و فکر وغیرہ سے نقص آ جائے۔ اور جنمیں کمی واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری اکسیر کا کام دینے والا بیظیر مرکب ہے +

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے۔ اسلئے امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ ... منصفوں۔ مدرسوں۔ ... وغیرہ عہدہ داروں۔ اور بالخصوص کالجوں کے طلبا و یا جن کو صحت کی قدر ہے۔ اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں ... کے ساتھ رکھنا چاہئے۔ جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی۔ جھٹ ... منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ ... آزمایش شرط ہے +

عالیجناب نواب عبدالمجید خان صاحب بہادر ...

المشتہر حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور